فون ۴۹۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۹ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۲ صلح ۱۳۵۵ہش ۔ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء	نمبر ۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نکاح کی مبارک تقریب

بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے صاحبزادہ عزیز مرزا عمر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (جو کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے نواسہ ہیں) کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح محترمہ سیدہ امۃ الکافی بیگم صاحبہ بنت محترم میجر سید سعید احمد صاحب سے جو کہ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا ہے۔

ادارۂ الفضل اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم میجر سید سعید احمد صاحب اور آپکی بیگم صاحبہ محترمہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

جماعت احمدیہ کے ۸۳ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے ایمان افروز خطاب

تحریک جدید نے ساری دنیا میں اسلام کی بنیادیں مضبوط کرنے میں بہت ہی اہم شاندار اور حسین کام کیا ہے

بیرونی ممالک میں جماعتہائے احمدیہ کی تعداد ۹۱۷ ہے وہاں ۱۷۰ مرکزی مبلغین اشاعت اسلام کے کام میں مصروف ہیں

امسال ۲۹ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں، ۵۰۰ کے قریب مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ فرانسیسی ترجمہ قرآن چھپ رہا ہے

تحریک جدید کے تحت افریقہ میں ۶۷ سکول اور تین میڈیکل سنٹرز نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں

(۲)

کارکنان کی اضافی امداد

علوم جدیدہ کے حملوں کے خلاف اسلام کے کامیاب دفاع اور اس کی صداقت کے اظہار سے متعلق جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں اور ان کی باحسن وجوہ ادائیگی کے سلسلہ میں بعض موثر عملی اقدامات کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید، وقف عارضی، فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تحت انجام پانے والے کاموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس طرح تائید و نصرت الٰہی کے درخشندہ نشانوں کا بہت وجد آفریں انداز میں ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے سب سے پہلے مرکزی کارکنان کی اضافی امداد کے انتظامات کا ذکر کیا۔

حضور نے فرمایا آپ جانتے ہیں فی زمانہ مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے۔ ایک تو ساری دنیا میں افراط زر کی وجہ سے مہنگائی ہے دوسرے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اخلاقی ابتری اور بدنظمی کی کیفیت بھی ایک حد تک مہنگائی کی ذمہ دار ہے۔ مرکزی ادارہ جات میں ہمارے جو کارکن خدمات بجا لا رہے ہیں وہ بڑی قربانی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ان کی ساری ضرورتیں پوری کرنے کے ہم قابل نہیں ہیں۔ ہم جس حد تک ان کی ضرورتیں پوری کر سکتے ہیں کرتے ہیں اور ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جس حد تک انہیں سہولت پہنچانا اور ان کے لئے آسانی پیدا کرنا ممکن ہو اس سے دریغ نہ کیا جائے۔ چنانچہ اس دفعہ کارکنان کو ان کی گندم کی ضرورت کا ایک حصہ مفت پورا کرنے کا انتظام کیا گیا۔ اس انتظام کے تحت صدر انجمن احمدیہ ہر کارکن کو اس کی ضرورت کا پچاس فیصد گندم مفت دے دیتی ہے۔ اس پر صدر انجمن احمدیہ نے ۲۸۵،۳۰۷،۱ روپے خرچ کئے۔ اس پر مزید یہ کہ کارکنان کو ان کے افراد خانہ کے لحاظ سے چالیس روپے فی کس کے حساب سے سرمائی الاؤنس دیا گیا اس پر ۸۶،۶۸۰ روپے خرچ ہوئے۔ اس کے علاوہ کارکنان اور ان کے افراد خاندان کے علاج کے سلسلہ میں صدر انجمن نے تیس ہزار روپے فضل عمر ہسپتال کو دئے۔ پھر دیگر مستحقین کو بھی گندم دی جاتی ہے اس پر ۶۷ ہزار روپے سے زائد رقم خرچ ہوئی۔ اسی طرح دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے بھی مستحقین میں ایک لاکھ پینتیس ہزار سولہ (۱،۳۵،۰۱۶) روپے کی رقم بطور امداد تقسیم کی گئی۔ اس لحاظ سے صدر انجمن نے اپنے کارکنان پر اور مرکز میں رہنے والے مستحقین پر جو رقم خرچ کی وہ پانچ لاکھ روپے بنتی ہے۔ اسی طرح تحریک جدید نے اپنے کارکنان پر امداد گندم، امداد موسم سرما اور علاج معالجہ کے اخراجات پر ایک لاکھ اسی ہزار روپے کی رقم خرچ کی اور وقف جدید نے بھی اپنے کارکنان کی ضرورتوں کا ایک حصہ پورا کرنے میں امداد کے طور پر رقم فراہم کی۔ مرکزی ادارہ جات میں جو کارکن خدمات بجا لا رہے ہیں وہ بہت قربانی کرنے والے کارکن ہیں اور احباب جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں احباب انہیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھا کریں اور ان کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے اور انکے لئے برکت کے سامان کرے۔

وقف عارضی و وقف بعد از ریٹائرمنٹ

وقف عارضی کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے حضور

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے فرمایا جماعت میں بیداری کی رُوح پیدا کرنے کے لئے وقفِ عارضی کا نظام جاری کیا گیا تھا۔ اس کے پنجسالہ دَورِ ثانی ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۴ء میں ۲۲،۲۷۰ واقفین اور واقفات نے حصہ لیا۔ دَورِ ثالث کے سال ۱۹۷۴ء اور ۱۹۷۵ء میں واقفین اور واقفات کی تعداد ۹۵۲ رہی۔ حضور نے فرمایا جو دوست اس بابرکت تحریک میں حصہ لیتے ہیں اس سے وہ خود بھی رُوحانی طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں اور تربیتی امور سرانجام دے کر دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور اس کی برکات سے خود بھی مستفیض ہوں اور دوسروں کو بھی مستفیض کریں۔

اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا ایک تحریک 'وقف بعد از ریٹائرمنٹ' بھی جاری کی گئی تھی۔ اس کے تحت ۱۴۶ احباب نے اپنے نام پیش کئے اور ان میں سے جن احباب نے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا ان کی تعداد ۴۲ ہے۔

ساری دنیا میں اسلام کی بنیادیں مضبوط کرنے والا نظام

حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے تحت ہونے والے عظیم الشان کام اور اس کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ تحریک جدید کا نظام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں قائم کیا تھا۔ الٰہی سلسلوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس کے افراد سے دین کی راہ میں جتنی قربانی مانگی جاتی ہے وہ انہیں اس سے بڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ تحریک جدید میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بے اندازہ برکت ڈالی۔ ابتداءً صرف ۲۷ ہزار پانچ سو روپے کی تحریک کی گئی تھی جماعت نے اس پر لبیک کہتے ہوئے ایک لاکھ روپیہ پیش کرنے کی توفیق پائی۔ اس کے بعد اس میں بفضل اللہ تعالیٰ سال بسال اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ تحریک جدید نے اس تمام عرصہ میں ساری دنیا میں اسلام کی بنیادیں مضبوط کرنے اور اس پر خوبصورت اور عالیشان عمارت تعمیر کرنے کے سلسلہ میں جو کام کیا ہے وہ اپنی ذات میں بہت ہی عظیم الشان اور حسین کام ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے تحریک جدید کے کام کی عظمت آشکار ہوتی ہے کہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے ایک سابق نائب وزیر اعظم نے جو احمدی نہیں ہیں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا احمدیوں کے آنے سے قبل اسلام سیرالیون میں اس قدر کس مپرسی کی حالت میں تھا کہ ہم اسلام کا نام لیتے ہوئے ڈرتے تھے لیکن جب سے احمدی مبلغین یہاں آئے ہیں اور انہوں نے عیسائیت کے بالمقابل اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی تبلیغی جدوجہد کا آغاز کیا ہے اسلام کا نام آنے پر ہماری گردنیں تن جاتی ہیں اور ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ ہم مسلمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ تحریک جدید کے تحت دس سال بعد پہلا غیر ملکی چندہ جمع ہوا۔ دس سال تک وہاں برصغیر کے احمدیوں کے چندوں سے ہی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام ہوتا رہا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ملکوں میں قائم شدہ مشن اور وہاں کی جماعتہائے احمدیہ اتنی مضبوط ہو چکی ہیں کہ انہوں نے اپنے اپنے ملک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے نظام کو خود سنبھالا ہوا ہے اور اس نظام میں دن بدن وسعت پیدا ہوتی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کام میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ دل حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی تائید و نصرت کے نشان آپ نے بھی دیکھے ہیں میں نے بھی دیکھے ہیں اور ان افریقنوں نے بھی دیکھے ہیں جنہیں اس نظام کی بدولت اسلام کی دولتِ لازوال میسر آئی ہے۔ اس وقت مشرق و مغرب کے ممالک میں ۵۷ مرکزی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ ان ممالک میں قائم شدہ جماعتہائے احمدیہ کی تعداد ۱۷۹ ہے۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی، اسپین، سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، کینیا، ماریشس، انڈونیشیا اور برما میں ۲۹ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ بیرونی ممالک میں بحمد اللہ تعالیٰ پانچسو کے قریب مساجد تعمیر ہو چکی ہیں دورانِ سال تعمیر ہونے والی مساجد کی تعداد ۱۲ ہے۔ سویڈن میں وہاں کی سب سے پہلی مسجد کا حال ہی میں سنگِ بنیاد رکھ کر میں آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں کے شہر گوٹن برگ میں اپنے فضل سے ہمیں شہر کے سرے پر ایک پہاڑی کے اوپر ڈیڑھ ایکڑ کے قریب زمین دلوا دی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ٹھیکیدار اگلے سال جولائی تک مسجد کی تعمیر مکمل کر دیگا۔ یہ مسجد ایسی بلند جگہ پر بن رہی ہے جہاں سے سارا شہر نظر آتا ہے اور سارے شہر کو مسجد نظر آئے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ یورپ اور دوسرے براعظموں میں اپنا نام بلند کرنے کے مراکز قائم کر رہا ہے۔ میں نے ناروے میں بھی جماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی تحریک کی اور ان سے کہا کہ میری خواہش ہے ۱۹۷۷ء میں ناروے میں مسجد تعمیر ہو جائے۔ سو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ ۱۹۷۷ء میں وہاں بھی مسجد تعمیر ہو جائے گی۔ ڈنمارک میں پہلے ہی ہم مسجد تعمیر کرا چکے ہیں۔ سویڈن میں آجکل مسجد تعمیر ہو رہی ہے ناروے میں بھی خدا نے چاہا تو ۱۹۷۷ء میں مسجد بن جائے گی اس طرح سکنڈے نیویا کے تینوں ممالک میں سے ہر ملک میں ایک مسجد ہو جائیگی اور سکنڈے نیویا کی حد تک تعمیرِ مساجد کا ابتدائی مرحلہ مکمل ہو جائے گا۔

دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں یعنی انگریزی، جرمن، ڈچ، سواحیلی، ڈینش، ایسپرانٹو اور لوگنڈا میں۔ انڈونیشین زبان میں دس پارے چھپ چکے ہیں۔ فرانسیسی ترجمہ اسوقت لندن میں چھپ رہا ہے۔ اسکے پروف پڑھنے کے لئے ایک احمدی دوست ماریشس سے وہاں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ جب تک قرآن مجید کی طباعت مکمل نہیں ہوگی وہ لندن میں ہی رہیں گے اور اسکے مکمل ہونے کے بعد ماریشس واپس جائیں گے۔ اسی طرح روسی زبان میں جلد ترجمہ شائع ہونا چاہیئے۔ دعا کریں کہ ہمیں اچھے زباندان ملیں تاکہ یہ کام تسلی بخش طریق پر پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے۔

اس ضمن میں حضور نے اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ ایران کے دوستوں نے وہاں سے قرآن مجید کے دو نسخے بھجوائے ہیں جو علی الترتیب شہنشاہِ ایران اور ملکہ فرح پہلوی کے زیرِ اہتمام بہت خوبصورتی اور نفاست سے شائع کئے گئے ہیں۔ حضور نے ان ہر دو نسخوں (مع ترجمہ و بلا ترجمہ) کی اعلیٰ طباعت اور خصوصی اہتمام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن مجید کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے اجر سے نوازے۔

حضور نے تحریک جدید کے تحت ہونے والے عظیم الشان کام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مزید بتایا کہ تحریک جدید اس وقت افریقہ کے مختلف ممالک میں ۱۳ سیکنڈری سکول، دس مڈل سکول اور ۱۵ پرائمری سکول چلا رہی ہے۔ اسکے علاوہ ایک عربی کی تعلیم کا مدرسہ اور ایک مشنری ٹریننگ کالج بھی اسکے زیرِ انتظام کامیابی سے چل رہا ہے۔ مزید برآں تین میڈیکل سنٹر بھی تحریک جدید کے تحت کام کر رہے ہیں ان میں سے دو میڈیکل سنٹر تنزانیہ میں ہیں اور ایک گیمبیا میں۔

وقفِ جدید

وقفِ جدید کے تحت سرانجام پانے والے کام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس وقت ۷۲ معلمین مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کا فائدہ تو بہت ہے اور وقفِ جدید کے مراکز کے قیام کے سلسلہ میں جماعتوں کی طرف سے مطالبے بھی بہت ہوتے ہیں لیکن مطلوبہ تعداد میں واقفین مہیا نہیں ہوتے اسلئے معلمین کی کمی کی وجہ سے جماعتوں کے مطالبات پورے نہیں کئے جا سکتے۔ یہ مسئلہ موزوں افراد کو وقفِ جدید کے تحت زندگیاں وقف کرنے کی تحریک سے حل ہو سکتا ہے۔ جماعتوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔

وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا وقفِ جدید کا امسال کا بجٹ چار لاکھ پچاس ہزار روپے ہے اس میں سے اسوقت تک دو لاکھ ۵۷ ہزار ایک سو چھیاسی روپے وصول ہوئے ہیں۔ جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اور وقفِ جدید کے چندے وصول کر کے انہیں جلد از جلد مرکز میں بھجوانا چاہیئے۔

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

دورانِ تقریر حضور نے درس القرآن کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ امسال ربوہ میں ۱۵ جون سے ۵ جولائی تک جو فضلِ عمر درس القرآن کلاس منعقد ہوئی تھی اس میں طلباء کے مقابلہ میں طالبات زیادہ تعداد میں شریک ہوئیں۔ اس میں ۴۶۸ طلباء نے شرکت کی جبکہ طالبات کی تعداد ۶۱۲ تھی۔ غالباً امتحان میں بھی ان کا نتیجہ زیادہ شاندار رہا ہوگا۔ طالبات کا زیادہ تعداد میں شریک ہونا خوشکن ہے لیکن طلباء کے لئے یہ غیرت کا مقام ہے۔ انہیں بھی زیادہ تعداد میں شریک ہونا چاہیئے اور اپنی جگہ سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جہاں تک قرآن مجید سیکھنے اور قرآنی علوم میں دسترس حاصل کرنے کا سوال ہے یہ سلسلہ تمام سال جاری رہنا چاہیئے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ہر گھر اس امر کا اہتمام کرے اور یہ عادت ڈالے کہ ہر روز آدھ گھنٹہ دینی باتیں ہوں گی تاکہ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی عظمت نئی نسلوں کے دلوں میں قائم ہو اور وہ اس حقیقت کو پہچاننے لگیں کہ اتنی عظیم شان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اگر تمام دنیوی عظمتوں کا نچوڑ نکالا جائے تو وہ بھی آپ کی عظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضور نے فرمایا بڑی عظمت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس عظمت میں فرق نہ آنے دینا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو نسلاً بعد نسلٍ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں حاصل کرتے رہو گے۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور اس کے تحت انجام پانے والے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ جماعت کے مشورہ سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے سرمایہ کو نفع مند کام پر لگایا جاوے اور ادارہ کے مقاصد کے اخراجات کے لئے جو رقم درکار ہو وہ اس سرمایہ پر ملنے والے منافع سے مہیا کی جائے تاکہ سرمایہ محفوظ رہے۔ چنانچہ اس فیصلہ پر عمل کیا گیا۔ سرمایہ سے ڈیبنچرز و کمپنیوں میں حصص خریدے گئے اور ان پر ملنے والے منافع سے اخراجات چلائے جا رہے ہیں۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پر پاکستان و بیرونِ پاکستان کو ملا کر ۳۷ لاکھ روپے کے عطیہ جات موصول ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھ سال کے عرصہ میں ۱۳ لاکھ ۴۴ ہزار روپے بطور منافع وصول ہوئے۔ اس آمد سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے تالیف سوانح حضرت مصلح موعودؓ، تدوین خطبات و تقاریر حضرت مصلح موعودؓ، طباعت قرآن کریم اور انعامی مقابلہ تصانیف کے علاوہ خلافت لائبریری کی عمارت اور ایک بڑا گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے ۸۳ ویں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی" پر جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے افادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى۔ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى۔ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔

(سورہ نجم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو اس آیت ثم دنا فتدلی کی جو تفہیم ہوئی حضور اسے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ میں یوں بیان فرماتے ہیں:

"دنو سے مراد قرب الٰہی ہے ۔۔۔ اور تدلی سے مراد وہ ہبوط اور نزول ہے کہ جب انسان تخلق باخلاق اللہ حاصل کرکے اس ذات رحمان و رحیم کی طرف شفقتاً علی العباد عالم خلق کی طرف رجوع کرے اور چونکہ کمالات دنو کے کمالات تدلی سے لازم ملزوم ہیں پس تدلی اسی قدر ہوگی جس قدر دنو ہے ۔۔۔ اور جبکہ تدلی کی حقیقت کو تخلق باخلاق اللہ لازم ہوا اور کمالیت فی التخلق اس بات کو چاہتی ہے کہ شفقت علی العباد اور ان کے لئے بمقام نصیحت مصروف ہونا اور ان کی بھلائی کے لئے بدل و جان مصروف ہو جانا اس حد تک پہنچ جائے جس پر زیادہ متصور نہیں اسلئے واصل تام دنو اور تدلی کو ہونا پڑا کہ وہ کامل طور پر رو بخدا بھی ہوا اور کامل طور پر رو بخلق بھی۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۹۳ تا ۵۹۶)

معراج اخلاق

اس سورۃ نجم میں سرور کونین فخر موجودات سید الاصفیاء سرتاج انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا ذکر ہے اور اخلاق کا معراج یہ ہے کہ اگر ایک طرف یہ رفعت نصیب ہو کہ خدا کا قرب نصیب ہو تو دوسری طرف وہ اس رفعت کو چھوڑ رہا ہو کہ ہمدردی مخلوق سے اس کا دل گداز اور سینہ بریاں ہو اور یہ خاصہ نبوت ہے۔ اس مقام کا نقشہ یوں فرماتا ہے!

"ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے ۔۔۔۔۔ ایسے لوگوں کو اصطلاح اسلام میں نبی اور رسول اور محدث کہتے ہیں"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ...)

اسی وصف کا ہی ذکر آپ نے ان اشعار میں فرمایا ہے ؎

خواجہ و ہم عاجزاں را بندہ
بادشاہ و بے کساں را چاکرے
آں ترحم ہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آقا ہے مگر عاجزوں کا خادم ہے ۔۔۔ وہ بادشاہ ہے مگر بے کسوں کا چاکر ہے وہ شفقتیں اور مہربانیاں جو مخلوق نے آپ سے دیکھیں وہ کسی نے اپنی مہربان ماں سے بھی نہ دیکھی ہوں گی۔

عائلی زندگی سے مراد!

لیکن آج کی تقریر میں مجھے ساری مخلوق سے آپ کی شفقتوں کا ذکر نہیں کرنا صرف اہل سے آپ کے سلوک کا ذکر کرنا ہے عائلی زندگی کے معنے گھریلو زندگی یعنی فیملی لائف (Family Life) کے ہیں۔ قرآن مجید کی لغت کے امام راغبؒ اہل کے معنے یہ کرتے ہیں:

اهل الرجل من يجمعه واياهم نسب او دين او ما يجرى مجراهما من صناعة و بيت و بلد فاهل الرجل فى الاصل من يجمعه واياهم مسكن واحد وتجوز فى اسرة النبى عليه الصلوة والسلام مطلقا۔

(مفردات راغب)

کہ آدمی کا اہل وہ مجموعہ افراد ہے جسے خاندان یا دین باہم جمع کردے یا پیشہ یا گھر یا شہر انہیں جمع کردیں اور عرف میں اہل کا اطلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان پر ہوتا ہے اور حدیث بھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک ہار ہدیہ آیا حضورؐ نے فرمایا

لَاَدْفَعَنَّهَا اِلٰى اَحَبِّ اَهْلِىْ۔

(مسند احمد بن حنبل الجزء السادس ص۱۰۱)

کہ یہ ہار اپنے اہل میں سے سب سے پیارے کو دوں گا۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے سمجھا کہ یہ ہار بنت ابن ابی قحافہ کو گیا لیکن ہوا یہ کہ حضورؐ نے اپنی نواسی امامہ کو بلایا جو زینبؓ کی بیٹی تھیں اور ہار انہیں دے دیا۔

اسوہ حسنہ

اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ حسنہ قرار دیا ہے اب آپ کی اتباع میں ہی نوع انسان کی دین و دنیا سنور سکتی ہے۔ یہ تصور یا نظریہ درست نہیں کہ رہبانیت اور تبتل سلوک کی منزلوں میں سے اہم منزلیں ہیں اور یہ کہ عائلی زندگی کے علائق اس منزل کے راہی کے لئے شکنجہ پا بن جاتے ہیں۔ عائلی زندگی تو ایک امتحان ہے یہ ایک کٹھن منزل ہے راہی کی ہمت و جرأت کی کسوٹی ہے مسیح پاک کیا خوب فرماتے ہیں ؎

در جہاں و باز بیروں از جہاں
ایں ہمیں است نشانِ کاملاں

کہ دنیا میں ہوں اور پھر بھی دنیا سے باہر ہوں کامل لوگوں کی یہی علامت ہے۔ فرمایا

کاملاں آں باشد کہ با فرزند و زن
با عیال و جملہ مشغولی تن
با تجارت با ہمہ بیع و شرا
یک زماں غافل نگردد از خدا

(براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۲۶)

کامل وہ ہوتا ہے جو باوجود بیوی بچوں کے اور باوجود عیال اور جسمانی مشاغل کے اور باوجود تجارت اور خرید و فروخت کے کبھی بھی وقت خدا سے غافل نہیں ہوتا۔ اس منزل کے راہی سے سنئے میری مراد حضرت بانیٔ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"جو سچ مچ اور درحقیقت خدا کے لئے اپنے وجود سے مر جاتے ہیں ان کو خدا سے کوئی چیز نہیں روکتی۔ نہ وہ بیویاں جو ان کی پیاری اور عزیز ہوتی ہیں اور نہ وہ اولاد جو ان کے جگر گوشہ کہلاتے ہیں۔ عجیب قسم کے یہ پاک دل لوگ ہیں جو باوجود ہزارہا تعلقات کے پھر بھی کسی سے تعلق نہیں رکھتے وہ ایسے ماسوی اللہ سے بے تعلق ہوتے ہیں کہ اگر ان کی ہزار بیوی ہو اور ہزار لڑکا ہو پھر بھی ہم قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کی کبھی بیوی نہیں اور نہ ان کا کوئی لڑکا ہے۔ ان کو یہ اندھی دنیا نہیں جانتی کہ وہ کس مقام پر ہیں اور کون ان کو جانتا ہے مگر وہی جس نے ان کو یہ پاک فطرت عطا کی ہے یا وہ جس کو اس کی طرف سے آنکھیں دی جاتی ہیں دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے
لیکن ہم نے سب سے بہتر اور
سب سے اعلیٰ اور سب سے
خوبتر اس مرد خدا کو پایا
ہے جس کا نام ہے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی
النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا۔ (چشمہ معرفت ص۲۸۵)

یہ انتہا پسندی ہے کہ اہل و عیال سے کنارہ کشی کر کے خدا کے قرب کو تلاش کیا جائے ان سے محبت اور حسن سلوک کو سالک سلوک کی راہ میں روک سمجھے ابو درداءؓ صحابی کو جو دن بھر روزہ رکھتے اور ساری رات تہجد پڑھتے اور بیوی کی طرف کوئی توجہ نہ دیتے حضور نے فرمایا تھا ابودرداء تیرے خدا کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ ہر حقدار کا حق ادا کر۔

ان لربک علیک حقا
ولنفسک علیک حقا
فاعط کل ذی حق حقہ
(بخاری کتاب الصوم)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کو بھی جو ابودرداء کی راہ پر گامزن تھے فرمایا۔

فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا
وَاِنَّ لِعَیْنَیْکَ عَلَیْکَ حَقًّا
وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا
وَاِنَّ لِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا
(بخاری کتاب الصوم)

کہ تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری شریک حیات کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمانوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔

اسلام میں بیوی سے تعلقات پاک دامن رہنے کے لئے ہیں۔ اسی لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَفْضَلُ الدِّیْنَارِ دِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ
الرَّجُلُ عَلٰی عِیَالِہٖ
(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

وہ دینار سب سے افضل ہے جو انسان اپنے عیال پر خرچ کرتا ہے تا اولاد سوال اور لوگوں کی محتاجی سے بچے۔ خدا کے برگزیدہ رسول کی سیرت کا یہ اہم اور دلچسپ پہلو ہے جس میں شان نبوت ہر جگہ نمایاں ہے۔ جیسے مشہور مصری مصنف [illegible] نے ازواج مطہرات پر کتاب لکھی کہ

اس فقرہ سے کامل اتفاق ہے کہ

والفصل بین شخصیۃ
محمد زوجاً ورجلاً
وشخصیتہ نبیاً
ورسولاً جِدُّ عسیر
(نساء النبی ص۱۶)

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت بحیثیت شوہر مرد اور بحیثیت نبی اور رسول میں تفریق بہت مشکل ہے۔ فرق کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے ہم تو حدیث کے مطالعہ میں دیکھتے ہیں کہ عائشہؓ کے بستر میں حضور لیٹے ہوتے کہ وحی کا نزول ہوتا ہے۔ جبرائیل آتے ہیں اور کہتے ہیں محمد! عائشہ کو میرا سلام کہہ دیجئے (مسند احمد بن حنبل جلد ۶ [illegible]) مرض الموت میں عائشہؓ کے سینہ پر سر ہے اور نظر آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہے اور لب مبارک پر یہ الفاظ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی
اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیْقِ
الْاَعْلٰی
(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ [illegible])

اے مولیٰ! اب تو بلند و برتر ساتھی اے پروردگار بلند و برتر ساتھی دے!

آج سے قریباً تیس سال قبل مجھے خواجہ حسن نظامی سے جنہیں یاروں نے مصور فطرت کا خطاب دیا تھا دہلی میں ان کے آستانہ پر ملنے کا اتفاق ہوا۔ اثنائے ملاقات جب خواجہ صاحب سے یہ ذکر ہوا کہ میں یہاں حدیث کی تعلیم کے لئے آیا ہوں کہنے لگے دیکھو حدیث میں تو یہ واقعہ آتا ہے کہ حضور حضرت عائشہؓ کے بستر میں ہوتے تھے اور وحی نازل ہوتی ہے اس کے بیان کی کیا ضرورت تھی۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گہرا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ تو حضور کی اصلی اور اعلیٰ سیرت پر دال ہے۔ بیوی پاکباز رہنے کا ذریعہ ہے اس سے تعلق عفیف بناتا ہے وہ خدا کے قرب کے حصول کا ذریعہ بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ خدا اور رسول کے حق کی ادائیگی میں ممد ہو جائے۔ بیوی سے حسن سلوک مومن کے ایمان کو کامل کرتا ہے۔ سنئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

اِنَّ اَکْمَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ
خُلُقًا وَاَلْطَفُھُمْ
بِاَھْلِہٖ
(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ ص۹۹)

کہ مومنوں میں سے کامل ایمان وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا اور اپنے اہل و عیال سے زیادہ لطف و کرم کرنے والا ہے۔

حضورؐ کی اہلی ذمہ داری

پچیس سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ قریش کی مالدار تاجر جن کا معاملہ فہم بیوہ عورت تھی۔ انکا پیشہ تجارت تھا پچیس سال تک انہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب رہی۔ پینسٹھ برس کی عمر میں یہ خدا کو پیاری ہوئیں۔ ان کے بطن مبارک سے دو لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں جب تک حضرت خدیجہؓ زندہ رہیں۔ حضور نے دوسری شادی نہ کی ان کی وفات کے بعد حضرت سودہؓ سے عقد ہوا۔ ان کے خاوند جنگ میں شہید ہوئے تھے اور ان کے بعد ام المومنین عائشہؓ آپ کے عقد میں آئیں ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت عائشہؓ کنواری آپکے عقد میں آئیں باقی سب مطلقہ تھیں یا بیوہ جن کے خاوند کسی جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت حفصہؓ ام المساکین زینبؓ ام سلمہؓ دوسری قبیل میں سے تھیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ ازواج مطہرات میں سے نو بقید حیات تھیں نرینہ اولاد کوئی زندہ نہ رہی۔ امامہؓ حضرت زینبؓ کی بیٹی تھیں۔ جن کا ذکر کتب حدیث میں آتا ہے اور حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ اور ام کلثومؓ کا ذکر حدیث اور تاریخ کی کتب میں بکثرت آتا ہے۔ خلفائے راشدین میں سے دو کو آپ کی دامادی کا شرف حاصل ہوا یعنی حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ جب کہ دو راشد خلیفہ یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو آپ کے سسر ہونے کی عزت نصیب ہوئی۔ حضرت علیؓ کی بہن حضرت ام ہانیؓ اور آپ کے منہ بولے بیٹے زیدؓ اور ان کے بیٹے اسامہؓ کا ذکر بھی حدیث کی کتب میں بکثرت موجود ہے۔ حضرت زیدؓ اور اسامہؓ سے آپ کو اولاد کی طرح محبت تھی ان تفصیل سے عیاں ہے کہ حضور کی خاندانی ذمہ داریاں کوئی معمولی نہ تھیں۔ (باقی)

ماہنامہ الفرقان کا نعت نبوی نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دسمبر ۱۹۷۵ء کا رسالہ الفرقان خاص نمبر ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو، فارسی اور عربی نعتیہ نظموں اور اشعار کو جمع کر دیا گیا ہے۔ فارسی اور عربی اشعار کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ سفید کاغذ پر بہتر صفحات کا یہ مجموعہ نہایت مفید ہے اپنے ایسے دوستوں کو بطور تحفہ بھی دے سکتے ہیں جو ابھی احمدی نہیں ہوئے۔ تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے یہ نمبر بابرکت ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ

جملہ خریداران کو ۲۰ دسمبر کو بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا ہے۔ ایک رسالہ کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ سالانہ چندہ دس روپے ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد شریف صاحب محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) شدید بیمار ہیں
۲۔ مکرم محمد انور صاحب ہاشمی سیکرٹری تحریک جدید ملتان کی بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں
۳۔ مکرم ملک عبدالحمید صاحب عارف صدر جماعت احمدیہ حلقہ دارالذکر لاہور کے بائیں جانب فالج کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہیں
۴۔ مکرم حمید احمد خان صاحب سنت پورہ لاہور کے والد محترم ملک اللہ رکھا صاحب پاؤں پر چوٹ آنے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

احباب کرام ان سب مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم تا ۳۱ اگست ۱۹۷۵ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترمہ بیگم صاحبہ شیخ نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ٹمپل روڈ ۔ لاہور ۱۵۰/-
مکرم عبدالمنان خان صاحب ربوہ ۱۰/-
" جمیل احمد صاحب گل حال جرمنی ۵۰/-
محترمہ کلثوم بی بی صاحبہ زوجہ محمد جمیل صاحب گوجرانوالہ ۱۰/-
حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ ۲۰/-
محترمہ بیگم عطاء الرحمٰن صاحب درد ربوہ ۲۰/-
" آمنہ بیگم صاحبہ شیخ پور ضلع گجرات ۲۰/-
مکرم رانا فضل محمد صاحب ربوہ ۱۰/-
" میجر عبدالقادر صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۲۰/-
مسز سیدہ بشریٰ انور صاحبہ لاہور ۵۰/-
مکرم سعید احمد صاحب باجوہ ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ ۳۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم سعید احمد صاحب باجوہ ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ ۵۰/-
مکرم مبشر احمد صاحب اکبر دستگیر کالونی کراچی ۱۰/-
" مسعود احمد صاحب راجپوت " ۱۰/-
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰/-
" سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ بواسطہ والد مرحوم سید نذیر علی شاہ صاحب ۱۰۰/-
" سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم لاہور ۲۵/-
مکرم عبدالعزیز خان صاحب فرٹیلائزر فیکٹری ملتان ۱۰/-
" محبوب حسین صاحب دکاندار چونترہ ۵۰/-
" فضل حسین صاحب " ۲۰/-
" محمد یامین صاحب بوہڑ بازار راولپنڈی ۴۰/-
" حامد حسن صاحب مفتی پشاور یونیورسٹی ۱۵/-
محترمہ امۃ الحی خالد صاحبہ محمد علی سوسائٹی کراچی ۵۰/-
" سیدہ طیبہ فردوس صاحبہ آف لندن حال کھاریاں ۲۰/-
" بیگم امینہ عنایت صاحبہ و راشدہ قریشی صاحبہ کراچی ۳۰/-
مکرم شیخ مبشر احمد صاحب مسلم سٹریٹ سیالکوٹ شہر ۵۰/-
" بریگیڈیئر سید ممتاز احمد صاحب راولپنڈی ۱۰/-
" ڈاکٹر محمد طارق صاحب ملیشیا ۵۰/-
" عبدالسلام صاحب نشتر ہسپتال ملتان ۱۰/-
" نبیل احمد صاحب چوہدری ماڈرن موٹرز کراچی ۵۰/-

محترمہ سیدہ شفیقہ لیاقت صاحبہ سیالکوٹ شہر ۱۰۰/-
مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب و اہلیہ صاحبہ دوبلی کاہلواں سیالکوٹ ۱۰/-
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ چوہدری بشارت احمد صاحب کوٹ کرم بخش ۱۲/-
" قدسیہ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-
مکرم محمد سلیم احمد صاحب خانیوال ۱۱/-
محترمہ مس امۃ العزیز ہاشمی صاحبہ چھور مغلاں شیخوپورہ ۲۵/-
مکرم چوہدری محمد سعید صاحب لطیف آباد ۔ حیدرآباد ۱۰۰/-
" شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور ۲۵/-
مسز ایس ۔ جی یزدانی صاحبہ گلبرگ ۔ لاہور ۵۰/-
مکرم عبدالحی مبشر صاحب دارالصدر شرقی ۔ ربوہ ۱۰/-
" انیس احمد صاحب افتخار روڈ لاہور چھاؤنی ۱۰۰/-
محترمہ امۃ العزیز صاحبہ سرگودھا ۱۰/-
مکرم صاحبزادہ عبدالسلام صاحب ایبٹ آباد ۲/۵۰
" ملک حفیظ الرحمٰن صاحب ایڈنبرا ۔ یوکے ۱۰۰/-
عزیزہ رشیدہ مشتاق صاحبہ سمن آباد ۔ لاہور ۲۵/-
مسز رحمان صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۰۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری ناظر حسین صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۴۰/-
مکرم شیخ منصور احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۵۰/-
" منیر الحق صاحب " " ۱۲/-
محترمہ بشریٰ جاوید صاحبہ لاہور چھاؤنی ۵۰/-
مکرم عابد علی صاحب بٹر پرانی انارکلی لاہور ۲۰/-
" چوہدری فتح محمد صاحب ایم ۔ اے نیلا گنبد لاہور ۲۴/-
" محمد لطیف صاحب بھٹی بھاٹی گیٹ لاہور ۲۰/-
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ دہلی گیٹ لاہور ۱۰/-
" بیگم ملک منصور احمد صاحب " " ۲۰/-
مکرم شیخ اظہار احمد صاحب " " ۱۰/-

(باقی)

قائدین کرام خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

خدام الاحمدیہ کا سال شروع ہوئے ایک ماہ گزر چکا ہے۔ بہت سی مجالس کی فہرست ہائے تجنید بعد تکمیل مرکز میں ابھی تک موصول نہیں ہوئی ہیں۔ براہِ کرم اپنی مجلس کے شعبہ تجنید کی کارکردگی کا جائزہ لیں۔ ناظم تجنید کا تقرر، رجسٹر تجنید اور فہرست تجنید کی تیاری جیسے امور کی پڑتال کریں۔ فہرست تجنید مکمل صورت میں مرکز میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(مہتمم تجنید ۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انتخاب قائدین برائے ۵۶-۱۳۵۴ ہش / ۷۷-۱۹۷۵ء

ایسی مجالس جن میں نئے دو سال ۵۶-۱۳۵۴ ہش / ۷۷-۱۹۷۵ء کے لئے انتخاب قائد تا حال نہیں ہوا وہاں امیر صاحب / پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں درخواست کر کے قائد کا انتخاب جلد کروایا جائے اور رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ صوفی حاکم دین صاحب سیالکوٹ شہر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۷۵ء بعمر ۷۱ (اکہتر) برس اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ چوہدری علی محمد صاحب گکھانوالی ضلع سیالکوٹ کی دختر کلاں اور پیدائشی احمدی تھیں۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ اور شب بیدار دعا گو خاتون تھیں۔ دین سے شغف و محبت کا یہ عالم تھا کہ اس عاجز کو پانچ چھ برس کی عمر میں ہی پوری نماز ازبر کرا دی۔ اپنی اولاد کی روحانی تربیت میں بھی بہت کوشاں رہیں۔ آپ نے اپنے کئی بچوں کی کم سنی میں وفات کے بھی صدمات برداشت کئے۔ اپنے پیچھے سوگوار ضعیف العمر خاوند کے علاوہ تین بیٹے، تین بیٹیاں، چار پوتے اور ایک پوتی یادگار چھوڑے ہیں۔

۱۹ دسمبر کو عشاء کے بعد جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ ۲۰ دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ ۱/۵ حصہ کی موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔

جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے پس ماندگان کے صبرِ جمیل اور نیکی و تقویٰ میں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق پانے کی درخواست دعا ہے۔

(محمد احمد ایم ۔ اے گکھانوالی منزل دارالصدر غربی ۔ ربوہ)

الفضل آپ کا واحد قومی اور جماعتی روزنامہ ہے اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
نیو پاک جیولرز
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ ۔ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴
ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا
واحد مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی
دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی فینسی کوکے
ہر وقت دستیاب ہیں
پروپرائٹرز
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

سنہ ۱۹۱۱ء سے ساتھی
(حکیم نظام جان اینڈ سنز)
اب نئے عزم اور نئے نام
مشہور دواخانہ
کی صورت میں آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔
مشہور دواخانہ (چوک گھنٹہ گھر) گوجرانوالہ فون ۲۸۳۳
ربوہ فون ۶۳۸ ✤ ٹنڈو محمد خان

کستوری ۔ زعفران ۔ عنبر ۔ مروارید
جیسے قیمتی اجزاء سے تیار شدہ ادویات کا مرکز
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ انسان کی ہمت دیکھ کر ابتلاء ڈالتا ہے

یہ نہیں ہوتا کہ وہ ایسے ابتلاء ڈالے جن کے برداشت کرنے کی انسان میں طاقت نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (البقرہ آیت ۲۱۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ابتلاؤں کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ انسان کی ہمت دیکھ کر ابتلاء ڈالتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ ایسے ابتلاء انسان پر ڈالے جن کے برداشت کرنے کی اس میں طاقت ہی نہ ہو۔ ہاں انسان ایسے ابتلاؤں میں ضرور ڈالا جاتا ہے جن کے متعلق وہ غلطی سے خیال کر لیتا ہے کہ میں ان کو برداشت نہیں کر سکوں گا لیکن اس کا یہ خیال درست نہیں ہوتا وہ ان کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنی خدا تعالیٰ کسی پر ایسا بوجھ نہیں ڈالتا جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو۔ بوجھ ہمیشہ وہی ڈالا جاتا ہے جس کے اٹھانے کی انسان میں طاقت ہوتی ہے سوائے اس کے کہ کسی قوم کو تباہ کرنے کا منشاء ہو ورنہ جو ابتلاء کسی جماعت کی ترقی کے لئے ہوتے ہیں وہ طاقتِ برداشت سے باہر نہیں ہوتے ہاں مومن بعض دفعہ خیال کر لیتا ہے کہ وہ اس کی طاقت سے بالا ہیں مگر یہ اس کی غلطی ہوتی ہے۔

جب مومن ایک ابتلاء کو برداشت کر لیتا ہے تو اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کا ایمان کتنا مضبوط ہے۔ پھر اور رنگ میں اس پر ابتلاء آتا ہے اور وہ اسے بھی برداشت کر لیتا ہے اور اس کے دل میں کسی قسم کا شکوہ پیدا ہونے کی بجائے شکر و امتنان کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے اتنی طاقت دی کہ میں نے اسے برداشت کر لیا تب اس کا ایمان اور بھی پختہ ہو جاتا ہے اور وہ اس سے بڑے بڑے ابتلاء برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ غرض جوں جوں انسان دلیر ہوتا جاتا ہے آگے بڑھتا جاتا ہے اس طرح ایک تو اسے اپنے ایمان کی پختگی کا پتہ لگ جاتا ہے دوسرے قربانیوں کے میدان میں اسے دوسروں سے آگے بڑھنے کا موقع مل جاتا ہے اور وہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ غرض ابتلاء کے دو فائدے ہوتے ہیں اوّل یہ کہ انسان کو اپنی حالت کا پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کی جان کس قدر تکلیف اُٹھا سکتی ہے۔ دوسرے اس میں آگے قدم بڑھانے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔

اِن ابتلاؤں کا آنا ایسا ضروری ہے کہ نبیوں کی کوئی جماعت ایسی نہیں ہوئی جس پر ابتلاء نہ آئے ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ وہ جنت جس کی وسعت کا اندازہ بھی تم نہیں لگا سکتے تمہیں یونہی مل جائے گی یا وہ دنیوی کامیابیاں جن کا تمہیں وعدہ دیا جا رہا ہے بغیر قربانیوں کے تمہیں مل جائیں گی اور تم پر وہ حالت نہیں گزرے گی جو پہلوں پر گزرتی رہی۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا وہ حالت ضرور آئے گی۔ اِس لئے یہ مت خیال کرو کہ تم آسانی سے کامیاب ہو جاؤ گے۔ جب تک تم ان حالتوں میں سے نہیں گزرو گے جن میں سے پہلے لوگ گزرے اس وقت تک تمہیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ انہیں بڑی بڑی تکالیف پہنچی تھیں۔ جسمانی بھی اور مالی بھی۔ انہیں اپنی جائدادیں چھوڑنی پڑیں۔ رشتہ داروں کو ترک کرنا پڑا۔ فاقے کرنے پڑے۔ ماریں کھائیں۔ قتل ہوئے۔ غرض وہ کئی رنگ میں ہلائے گئے۔ جس طرح زلزلہ سے عمارت کبھی دائیں طرف جھکنے لگتی ہے اور کبھی بائیں طرف۔ اسی طرح دیکھنے والے ان کے متعلق یہی سمجھتے تھے کہ یہ اب گرے کہ گرے حتیٰ کہ ان کی تکالیف بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ گئیں کہ دشمن نے یہ خیال کر لیا کہ اب یہ گر ہی گئے ہیں۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ کے رسول اور مومنوں نے دعائیں کرنی شروع کیں کہ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اے خدا ابتلاء اب اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تیری مدد آئے اور ہمیں کامیابی عطا کرے"۔

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ ص ۴۶۸)

سالِ نو مبارک ہو

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اللہ تعالیٰ سالِ نو کو ہر احمدی مرد، عورت اور بچے کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور یہ سال غلبۂ اسلام کے لئے نمایاں سال ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

آپ کو معلوم ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا دوسرا مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۷۶ء کو پورا ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک وعدوں کا ۲/۱۵ وصول ہو جانا چاہیئے عہدہ داران کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر وصولی کے لئے باقاعدہ منصوبہ بنا کر فوری کام شروع فرماویں۔ اندرون و بیرون پاکستان کے وعدہ کنندگان نوٹ فرمالیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

انعام کا مستحق

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ جس رنگ میں رکھی گئی ہے اس میں تو یہ حکمت ہے کہ اگر یونہی صدقہ کا حکم دیا جاتا رقم اور وقت مقرر نہ ہوتا تو بہت لوگ نہ دیتے اس لئے تھوڑا سے تھوڑا چندہ شریعت نے خود مقرر کر دیا ہے کہ اس قدر اپنے مال سے ضرور دیا جائے۔ اس سے زائد جو دے وہ انعام کا مستحق سمجھا جائے۔ اور جو اس حد تک بھی نہ دے وہ مجرم ہو۔ پس تم اس حد کو پورا کرو"۔

(ملائکۃ اللہ ص ۶۲، ص ۶۳)

اللہ تعالیٰ ہر صاحب نصاب دوست کو مقررہ حد سے زائد دینے اور اس طرح حضورؓ کے ارشاد کے مطابق انعام کا مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوست زکوٰۃ کی رقوم جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرماویں اور مفصل معلومات کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

گمشدگی بستر

۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز سوموار سہ پہر ریل کار پر ربوہ سے لاہور آتے ہوئے ایک بستر جو ہولڈال میں بند تھا اور جس کے چمڑے کے سٹریپ پر چوہدری عطاء اللہ نشاد ایڈووکیٹ ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور لکھا ہوا تھا گم ہو گیا ہے۔ اس میں ریشمی رضائی، نئی چادریں اور نئے کپڑے بوٹ وغیرہ تھے۔

اگر کسی بھائی کو علم ہو سکے تو مذکورہ پتہ پر مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔

عطاء اللہ نشاد ایڈووکیٹ

۳۲ ڈیوس روڈ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳